88206 ـ يہودى اور نصرانى كا ذبح كردہ گوشت كھانے ميں شروط

سوال

مجھے علم ہے كہ جانور ذبح كرتے وقت بسم اللہ پڑھنى ضرورى ہے، اور جس پر بسم اللہ نہ پڑھى گئى ہو اسے كھانا جائز نہيں، ليكن اوقات مسلمان شخص كو غير مسلم ملك كى جانب سفر كرنے اور وہاں تعليم يا ملازمت كے ليے كئى برس تك رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، تو كيا وہ اس مدت ميں بالكل گوشت نہ كھائے، يا كہ وہ اس حالت ميں مضطر اور مجبور شمار ہو كر يہ گوشت كھا سكتا ہے، يا پھر كھانے كے وقت بسم اللہ كفائت كر جائيگى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ذبيحہ حلال ہونے كے ليے بسم اللہ پڑھنى شرط ہے، نہ تو يہ غلطى اور بھولنے كى حالت ميں ساقط ہو سكتى ہے اور نہ ہى جہالت ميں، اہل علم كا راجح قول يہى ہے، مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (85669) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

كتابى (يعنى يہودى اور نصرانى) كا ذبحيہ دو شرطوں كے ساتھ حلال ہے:

پہلى شرط:

كتابى اس طرح ذبح كرے جس طرح مسلمان ذبح كرتا ہے، چنانچہ وہ حلقوم اور رگيں كاٹے اور خون بہائے، ليكن اگر وہ گلا گھونٹ كر يا اليكٹرك شاك لگا كر يا پانى ميں ڈبو كر جانور كو قتل كرے تو اس كا ذبيح حلال نہيں اور اگر مسلمان شخص بھى ايسا كرے تو بھى حلال نہيں ہو گا.

دوسرى شرط:

وہ اس جانور پر غير اللہ كا نام ذكر نہ كرے، مثلا مسيح يا كسى اور كا نام مت لے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اسے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو الانعام (121).

اور حرام کردہ اشیاء کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو البقرۃ (173).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہاں وہ مراد ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے مثلا مسیح کے نام سے، یا محمد کے نام سے، یا جبریل کے نام سے، یا لات وغیرہ کے نام سے " انتہی تفسیر سورۃ البقرۃ.

اور حرمت میں وہ بھی داخل ہو گا جو وہ مسیح یا زہرہ کے تقرب کے لیے ذبح کریں، چاہے اس پر انہوں نے غیر اللہ کا نام نہ بھی لیا ہو تو یہ بھی حرام ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جو اہل کتاب اپنے تہواروں کے لیے ذبح کریں اور جس سے وہ غیر اللہ کا تقرب حاصل کریں یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسلمان اپنی قربانی اللہ کے قرب کے لیے ذبح کرتے ہیں، اور یہ اسی طرح ہے جس وہ مسح اور زہرہ کے لیے ذبح کریں، تو امام احمد سے اس کے متعلق دو روایتیں ہیں، ان میں مشہور یہ ہے کہ اس کا کھانا مباح نہیں چاہے اس پر غیر اللہ کا نام نہ بھی لیا گیا ہو، اور عائشہ اور عبد ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم..... سے بھی نہی منقول ہے " انتہی

ماخوذ از: اقتضاء الصراط المستقیم (1 / 251).

سوم:

جب مسلمان یا کتابی کوئی جانور ذبح کرے اور معلوم نہ ہو کہ آیا اس نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں تو اسے کھانا جائز ہے، اور جو اسے کھائے تو وہ اس پر بسم اللہ پڑھ لے، کیونکہ بخاری شریف میں حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تک وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2057).

جو مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا ہو اس کے متعلق سوال کرنا لازم نہیں کہ اس نے کس طرح ذبح کیا ہے اور آیا اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں، بلکہ ایسا کرنا ہی نہیں چاہیے، کیونکہ یہ دین میں زیادتی اور غلو ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا ذبح کردہ کھایا اور ان سے اس کے متعلق سوال نہیں کیا، صحیح بخاری وغیرہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

وہ بیان کرتی ہیں: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ بغیر سوال کیے ہی اسے کھا لیں، حالانکہ آنے والوں پر اسلام کے احکام مخفی بھی ہو سکتے تھے، کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے " انتہی.

ماخوذ از: رسالۃ فی احکام الاضحیۃ و الذکاۃ

چہارم:

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر جو شخص بھی کسی غیر مسلم ملك جائے اور وہاں اغلب طور پر ذبح کرنے والے یہودی اور عیسائی ہوں تو اس کے لیے ان کے ذبح کردہ گوشت کھانا حلال ہے، لیکن یہ ہے کہ اگر اسے علم ہو جائے کہ وہ ذبیحہ کو بےہوش کرتے ہیں یا پھر وہ اس پر غیر اللہ کا نام لیتے ہیں تو پھر مت کھائے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

اور اگر ذبح کرنے والا شخص بت پرست یا کیمونسٹ ہو تو اس کا ذبح کردہ حلال نہیں.

اور جب ذبیحہ حرام ہو تو مجبور اور مضطر کی حجت اور دلیل سے حرام کھانا جائز نہیں، جب انسان کو ایسی اشیاء ملتی جاتی ہوں جن سے زندہ رہ سکتا ہے، مثلا وہ مچھلی کھا لے یا سبزیاں اور دالیں وغیرہ.

شیخ عبد الرحمن البراك حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" کفار ممالك میں جو گوشت پیش کیا جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں:

مچھلی تو ہر حال میں حلال ہے، کیونکہ اس کی حلت ذبح اور بسم اللہ پرموقوف نہیں.

لیکن باقی اقسام کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو وہ عیسائی یا یہودی کمپنی اور افراد کا پیش کردہ گوشت ہو اور ان کے طریقہ کے متعلق معلوم نہ ہو کہ آیا وہ الیکٹرك شاك کے ذریعہ جانور قتل کرتے ہیں یا گلا گھونٹ کر یا سر پر ضرب لگا کر جیسا کہ یورپ میں معروف ہے تو یہ گوشت حلال ہو گا.

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

سب پاکیزہ اشیاء آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا (ذبیحہ) ان کے لیے حلال ہے المآئدۃ (5).

اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ان طریقوں میں سے کسی ایك طریقہ سے جانور ہلاك کرتے ہیں تو پھر یہ گوشت حرام ہے، کیونکہ یہ منخقہ اور موقوذۃ میں شامل ہو گا.

اور اگر یہ گوشت تیار کرنے والے یہودی اور عیسائیوں کے علاوہ کوئی اور ہو تو یہ گوشت حرام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا یہ فسق ہے .

اس لیے مسلمان شخص کو واضح حرام سے اجتناب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اسے مشتبہات سے دور رہنے کی جدوجہد کرنی چاہیے تا کہ اپنا دین سلامت رکھ سکے، اور اپنے بدن کو بھی حرام خوراك سے محفوظ رکھتے" انتہی.

واللہ اعلم .